حکومتِ گلگت۔بلتستان

بجٹ تقریر

مالی سال 21-2020

اورنگزیب خان ایڈووکیٹ

صوبائی وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور، حکومتِ گلگت۔بلتستان

محکمہ خزانہ گلگت۔بلتستان

18 جون 2020ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

1. میں اپنی تقریر کا آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کر رہا ہوں جو کہ بہت مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا چھٹا اور آخری سالانہ بجٹ پیش کرنا میرے لئے بڑے اعزاز اور مسرت کی بات ہے۔ وزیر اعلیٰ حافظ حفیظ الرحمٰن کی ولولہ انگیز قیادت میں جون 2015 میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا تھا۔ ہمیں جب 2015 میں حکومت ملی تو اس وقت حکومت کا ہر شعبہ تنزلی کا شکار تھا۔ ہر طرف میرٹ کی پامالی عروج پر تھی۔ اقرباء پروری اور کرپشن کا دور دورہ تھا۔ ہم نے اس مشکل سفر میں ہمت کے ساتھ ابتداء کی اور حکومتی ساکھ کی بحالی کے لئے کوششیں شروع کیں۔ ہماری پالیسیوں کا مقصد اُس وعدے کی تکمیل تھا جو ہم نے الیکشن 2015ء سے پہلے عوام سے کر رکھا تھا۔ ہم اُس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ 2015ء میں پاکستان مسلم لیگ نے اپنے قائد جناب حافظ حفیظ الرحمٰن کی رہنمائی میں ان وعدوں کے ساتھ حکومت کا آغاز کیا تھا کہ:

   i. کم وسیلہ اور محروم طبقات کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔

   ii. بنیادی وسائل کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت فراہم کی جائے گی۔

   iii. یکساں علاقائی ترقی کو یقینی بنایا جائے گا۔

   iv. کرپشن کا خاتمہ کر کے وسائل اور ملازمتوں کی تقسیم میں میرٹ کو یقینی بنایا جائے گا۔

2. آج الحمد اللہ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل میں کامیاب ہو چکی ہے۔ آج سرکاری اداروں میں کرپشن کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ ہر کام میں شفافیت لائی جا چکی ہے اور ہر سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں میرٹ کو ملحوظِ خاطر رکھا جا رہا ہے۔ بنیادی وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو رہی ہے۔ یکساں علاقائی ترقی اور کم وسیلہ و محروم طبقات کا تحفظ یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

3. مندرجہ بالا اہداف کے حصول کے لئے عوامی فلاحی اور سماجی تحفظ کے منصوبے تشکیل دئے گئے جس میں بے سہارا غریب اور معذور افراد کے لئے امداد، بے گھر افراد کے لئے گھروں کی فراہمی کے لئے چھوٹے قرضہ جات کی فراہمی، دیہی سڑکوں کی تعمیر، بجلی کی بلا تعطل فراہمی، زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات اور پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں اور بیوہ خواتین کو کاروبار کے لئے وزیر اعلیٰ پروگرام کے تحت بلا سود قرضے کی فراہمی کے لئے مختلف منصوبوں پر عمل درآمد کیا گیا۔

جناب سپیکر!

4. گزشتہ ادوار کی طرح سال 20-2019 میں بھی مندرجہ بالا اہداف کے حصول کے لئے مختلف ترجیحات مقرر کی گئی تھیں جن پر فروری 2020 تک کامیابی کے ساتھ عمل درآمد ہو رہا تھا تاہم ملک عزیز کے دوسرے حصوں کی طرح گلگت بلتستان میں بھی کرونا وبا پھیلنے کی وجہ سے ہم نے جو ترجیحات مقرر کی تھیں اُن کے حصول میں شدید مشکلات حائل ہو گئیں جو کہ تاحال جاری ہیں۔مالی سال 20-2019 کے دوران اس موزی مرض سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے حکومت کو پورے گلگت بلتستان میں طویل لاک ڈاؤن کرنا پڑا جس کے مندرجہ ذیل اثرات ظاہر ہوئے:

ا۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں غیر متوقع اخراجات کے اضافے سے ترجیحات کا متاثر ہونا۔

ب۔ تمام کاروباری سرگرمیوں کا متاثر ہونا۔

ج۔ ترقیاتی منصوبوں کی بندش۔

د۔ نان ٹیکس ایبل ریونیو کے حصول میں دشواری۔

ز۔ سیاحت اور معدنیات کے شعبوں سے وابستہ افراد کی بے روزگاری۔

5. پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے اپنے پانچ سالہ دور میں صوبائی حکومت کے وسائل کی بہتر نگہبانی کرتے ہوئے انتہائی ضرورت اور ضابطے کے تحت اخراجات کی ہیں اور کوشش کی ہے کہ اخراجات کرتے وقت کفایت شعاری کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ جسکی تازہ مثال یہ کہ وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان نے اپنے سیکریٹریٹ کے ضروریات کے لئے بجٹ 21-2020 میں رضاکارانہ طور پر 20٪ کٹوتی کی ہے۔

جناب سپیکر!

6. تاہم مسلم لیگ (ن) کی صوبائی حکومت نے اللہ کے فضل و کرم سے ان ناگہانی آفت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے ٹھوس اقدامات کے ذریعے اس موزی مرض کو نہ صرف پھیلنے سے روکنے میں کامیاب ہو گئے بلکہ اس سے متاثرہ شعبے و افراد کی بحالی کے لئے ٹھوس اقدامات بھی کئے گئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج گلگت بلتستان کو ملک کے دوسرے صوبوں کی نسبت کم جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو کہ ہمارے بروقت اقدامات کے مرہونِ منت ہے۔

جناب سپیکر!

میں اس معزز ایوان میں بجٹ 21-2020 پیش کرنے سے پہلے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پانچ سالہ کارکردگی کے چند واضح نمونے اس معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں:

i. پاکستان مسلم لیگ (ن) کو ایک ٹوٹی پھوٹی اور اصلاحات سے عاری ایک حکومتی ڈھانچہ ملا تھا جس کو درست سمت میں ڈالنے کے لئے ہم نے صرف انتھک محنت کی بلکہ حکومتی شعبوں میں بے مثال اصلاحات کو بھی متعارف کرایا۔ ان میں سے کچھ ایسی اصلاحات بھی ہیں جو کہ دوسری صوبائی حکومتوں نے بھی اپنایا ہے۔ ان اصلاحات کی تفصیل کچھ یوں ہیں:

a. ویسٹ منیجمنٹ کمپنی کا قیام۔ اس امر سے معزز ایوان بخوبی واقف ہے کہ گلگت بلتستان خصوصاً گلگت اور سکردو شہر کچرہ کنڈیوں کا مسکن بن گئے تھے ہر طرف کچرہ اور بدبو کا راج تھا جس کی وجہ سے ان گنت بیماریاں پھیل رہی تھیں۔ ان کا ادراک کرتے ہوئے پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ویسٹ منیجمنٹ کا قیام عمل میں لا کر گلگت بلتستان میں صفائی ستھرائی کو یقینی بنایا اس سے نہ صرف ماحول بہتر ہوا ہے بلکہ سیر و سیاحت کی غرض سے آنے والوں کے لئے ایک اچھے تاثر کا ذریعہ بھی بن گیا ہے۔

b. عرصہ دراز سے محکمہ ورکس اور واٹر اینڈ پاور میں RTE کے نام سے ایک فوج ظفر موج تھا۔ ان کو وقت پہ تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے نہ صرف وخود مسائل کا شکار تھے بلکہ آخری وقت پر پانی اور بجلی کے نظام کے اوپر بھی اثر انداز ہو کر پوری آبادی کو پریشانی میں مبتلا کرتے تھے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ان کی جائز مجبوری کا احساس کرتے ہوئے ان کے لئے نہ صرف 12000 اسامیوں کو تخلیق کروایا بلکہ ان کی ملازمین کو ان تخلیق شدہ اسامیوں پر مستقل کیا۔

c. شعبہ صحت جو کہ ہماری حکومت آنے سے پہلے بد حالی کا شکار تھا کو خاص توجہ دیتے ہوئے اس کی بہتری کے لئے نہ صرف اصلاحات کی بلکہ ڈاکٹروں اور پیرامیڈکس کے دیرینہ مطالبات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو ہیلتھ الاؤنس سے نوازا گیا اور ساتھ ہی 100 سے زائد عارضی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کیا گیا۔ ان کی تیز تر ترقی کو یقینی بنانے کے لئے مختلف TIER کے پروموسن سٹریکچر کو متعارف کرایا گیا۔ حکومت گلگت بلتستان کے اپنے محدود مالی وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب کی مدد سے 60 کروڑ کا ایک جدید ہسپتال گلگت شہر میں یقنی بنایا بلکہ 3 عدد کروڑوں مالیت کے MRI مشینوں کی تنصیب اور 10 جدید ایمبولنسس کی فراہمی کو یقنی بنایا۔ جس کے لئے میں خاص طور پر قائد مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا ممنون و مشکور ہوں۔

d. گلگت بلتستان کے عوام کو فوری اور ان کی دہلیز پر حکومتی خدمات کی فراہمی کے لئے درج ذیل محکموں کا قیام عمل لایا گیا۔

i. دیہی علاقوں کی فوری ترقی کے لئے گلگت بلتستان رورل سپورٹ پروگرام کا قیام

ii. سرمایہ کاری کی ترغیب کے لئے بورڈ آف انویسٹمنٹ کا قیام

iii. محکمہ مال کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے بورڈ آف ریوینیو کا قیام

iv. حکومتی امور میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ اینٹی کرپشن کا قیام

v. خواتین اور نوجوانوں کی بہتری کے لئے سوشل ویلفیئر، وومن ڈیولپمنٹ اور امور نوجوانان کے محکمہ کا قیام

vi. پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ یونٹ

vii. محکمہ تعمیرات عامہ پر بوجھ کم کرکے ترقیاتی منصوبوں کی فوری تکمیل کو یقینی بنانے کے لئے تعلیم میں ورکس ڈویژن کا قیام

viii. حکومت گلگت بلتستان نے اپنے ملازمین کی کارکردگی کو سراہنے کے لئے ملک کے دوسرے صوبوں کے ملازمین کے طرز پر مختلف الاؤنسس اور سہولتوں کا اجراء۔

ix. فوری اور سستے انصاف کی فراہمی کے لئے ضلعی سطح پر پبلک پراسیکیوشن کا نظام کا قیام اور تمام محکموں میں 17 گریڈ کے لیگل ایڈوائزر کے اسامیوں کی تخلیق اور تعیناتی۔

x. شفاف حساب کتاب کے نظام کو یقینی بنانے کے لئے ہر محکمہ میں 17 گریڈ کے آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس کے پوسٹوں کی تخلیق۔

xi. وقت پر حکومتی امور کی انجام دہی کے لئے سینکڑوں اسامیوں کی تخلیق اور 18 ہزار سے زائد اسامیوں کی اگلے گریڈ میں اپ گریڈیشن۔

xii. چار عدد محکمہ جات واٹر اینڈ پاور، جنگلات، سیاحت اور معدنیات جو کہ وفاقی حکومت کے پاس تھے ان کو حکومت گلگت بلتستان میں منتقل کرواکر ان میں مزید بہتری کے لئے اصلاحات۔

xiii. مسلم لیگ (ن) کی حکومت سے پہلے کا 6 ارب ترقیاتی بجٹ کو بتدریج اضافہ کراتے ہوئے 2020 میں نہ صرف 15 ارب تک پہنچایا بلکہ پاکستان بھر میں 100 فیصد خرچ کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

xiv. نیٹکو جو کہ گلگت بلتستان میں ایک واحد نقل و حمل وسفری ذریعہ ہے اس میں بہتری لانے کے لئے نہ صرف اصلاحات کی گئیں بلکہ ملازموں کے دیرینہ مسائل کو بھی بہتر انداز میں حل کیا گیا۔

xv. گلگت بلتستان میں اپنے صوبائی بنک کے قیام کو یقنی بنانے کے لئے تگ ودو اور مالی وسائل کی فراہمی۔

xvi. ٹھیکہ داروں کے دیرینہ مطالبے کو مد نظر رکھتے ہوئے عرصہ دراز سے رکے ہوئے 2 ارب سے زائد بقایا جات کی ادائیگی۔

جناب سپیکر!

7. اب میں ایوان کے سامنے گلگت بلتستان کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے چیدہ چیدہ نکات پیش کرنے سے پہلے رواں مالی سال 20-2019 کے میزانیہ کے کل آمدن اور اخراجات رکھنا چاہتا ہوں۔ رواں مالی سال کا کل نظر ثانی میزانیہ 66ارب 24 کروڑ22 لاکھ 84 ہزار روپے رہا جس میں سے 15 ارب ترقیاتی اخراجات، 38ارب 47 کروڑ 52 لاکھ 84 ہزار غیر ترقیاتی اخراجات، 2ارب 43 کروڑ 50 لاکھ پی ایس ڈی پی، 2ارب 48 کروڑ 70 لاکھ ورٹیکل پروگرامز، 6ارب 4 کروڑ 50 لاکھ گندم سبسڈی اور 1 ارب 80 کروڑ گندم کی ترسیل کی مد میں جاری کئے گئے۔

جناب سپیکر!

8. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 21-2020 کا بجٹ تخمینہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 21-2020 بجٹ کا کل حجم 68ارب 68 کروڑ 29 لاکھ 57 ہزار کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جس میں سے 25ارب ترقیاتی اخراجات، 35ارب 88 کروڑ 29

لاکھ 57 ہزار غیر ترقیاتی اخراجات، 6ارب گندم سبسڈی جب کہ 1 ارب 80 کروڑ گندم کی محصولات کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔

(حصہ اول)

غیر ترقیاتی بجٹ تخمینہ سال 21-2020

جناب سپیکر!

9. غیر ترقیاتی بجٹ مالی سال 21-2020 میں سے 26ارب 14 کروڑ 85لاکھ 24ہزار تنخواہ کی مد میں اور 9ارب 81 کروڑ 84 لاکھ 33ہزار سروس ڈیلیوری کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 32ارب وفاقی گرانٹ برائے سال 21-2020، 1 ارب وفاقی گرانٹ برائے تدارک کرونا سال 20-2019، 1 ارب 64 کروڑ 52 لاکھ 40 ہزار غیر میزانیہ شدہ رقم سابقہ ادوار، 2 کروڑ 84 لاکھ 40ہزار ملازمین سے حاصل شدہ رقم برائے کرونا فنڈ، 29 کروڑ 33 لاکھ 13 ہزار جمع شدہ نان ٹیکس محاصل سال 19-2018 کا غیر میزانیہ شدہ رقم اور 1 ارب غیر قابل ٹیکس محاصل تخمینہ برائے مالی سال 21-2020 سے پورے کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

10. معزز ایوان اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ حکومتِ گلگت بلتستان کے ذرائع آمدن نہ ہونے کے برابر ہیں اور ساتھ ہی حکومت گلگت بلتستان کا کل انحصار وفاقی گرانٹس پر ہے۔ علاوہ ازیں ٹیکس پر بھی 5 سالہ چھوٹ ہونے کے باعث محصول کی مد کوئی آمد ن حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ تاہم حکومت نے مالی سال 21-2020 کے لئے نان ٹیکس آمدن کا ہدف 1 ارب 91 کروڑ 37 لاکھ 11 ہزار روپے مقرر کیا ہے جو کہ رواں مالی سال کے ہدف سے 2.04 فیصد زیادہ ہے۔ حکومت کی بھرپور کوشش ہو گی کہ مقررہ ہدف کو کرونا کے مشکلات کے باوجود بھی حاصل کرے گی۔

جناب سپیکر!

11. پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے منشور میں مقرر شدہ اہداف کے حصول کے لئے سال گزشتہ کی طرح مالی سال 21-2020 کے لئے بھی ترجیحات مقرر کی ہیں جن کی بڑے پیمانے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے گو کہ ایک خطیر رقم ترقیاتی بجٹ میں مختص کی گئی ہے تاہم ان ترجیحات کو چھوٹے پیمانے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ میں بھی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ترجیحات	مختص شدہ رقم
1	کروناوائرس کی وبا سے تدارک کے لئے مزید اقدامات	50 کروڑ
.2	وزیر اعلیٰ خود روزگار سکیم میں GBRSP کے ذریعے غربت مکاؤ بلاسود قرضوں کی اجرا	7 کروڑ
.3	آزاد اور شفاف انتخابات برائے جی بی اسمبلی کا انعقاد	25 کروڑ
.4	لوڈشیڈنگ کے دورانیے کو کم کرنے کے لئے متبادل انتظامات	32 کروڑ 40 لاکھ
.5	موٹر سائیکل حادثات میں اموات کے تدارک کے لئے ہیلمٹ کی فراہمی	30 لاکھ
.6	50000 سے زیادہ سرکاری ملازمین کی صحت اور زندگی بیمہ سکیم کا اجرا	30 کروڑ
.7	خصوصی افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے وظائف کا اجرا	42 لاکھ
.8	شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے مفت کتابوں کا اجرا	7 کروڑ
.9	کرونا وبا کے پھیلاؤ کے دوران متاثر شدہ کاروبار کی بحالی کے لئے چھوٹے پیمانے پر بینک قرضوں کا اجرا کرینگے ۔ منافع کو مد میں آنے والی رقم کا ایک تہائی حصہ حکومت برداشت کرے گی جبکہ ایک تہائی حصہ متعلقہ بینک اور ایک تہائی حصہ قرض خواہ برداشت کریں گے۔ بجٹ میں مختص شدہ رقم GBRSP کو ریلز کی جائے گی جو کہ بینکوں کے اشتراک سے طریقہ کار وضع کرکے عملی جامہ پہنائیں گے۔	5 کروڑ
.10	حفظان صحت کے اصولوں کے تحت پینے کے پانی جراثیم سے پاک کرنے کے لئے اقدامات	9 کروڑ
.11	تعلیمی اداروں میں پڑھائی کے نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرانے کے لئے ای-لرننگ سسٹم کا تعارف	2 کروڑ
.12	کرونا لاک ڈاؤن کے دوران متاثر شدہ رجسٹرڈ نجی تعلیمی اداروں کی فیس میں شامل انتظامی مد میں آنے والے اخراجات کا ایک تہائی حصہ حکومت برداشت کرے گی جس کے لئے کل 5 کروڑ مختص کئے جاتے ہیں جس میں سے محکمہ تعلیم انڈومنٹ فنڈ سے 2 کروڑ اور 3 کروڑ ب بجٹ 21-2020 سے پورے کئے جائیں گے محکمہ تعلیم اس بارے میں طریقہ کار وضع کرکے کابینہ سے منظوری حاصل کرے گی۔	3 کروڑ
13	جرائم کی روک تھام کے لئے سیف سٹی پروگرام کو مربوط بنانے کے لئے	15 لاکھ

جناب سپیکر!

12. بے روزگاری ایک لعنت ہے جو نوجوانوں کو مختلف خرابیوں میں مبتلا کرتی ہے۔ جس کے تدارک کے لئے سرکاری شعبہ جات میں روزگار مہیا کرنے کے لئے رواں مالی سال میں 1500 نئی اسامیاں تخلیق کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی تھی لیکن وفاقی حکومت نے حکومت گلگت بلتستان کے دستیاب وسائل کے اندر تخلیق کرنے کی منظوری دی تھی لیکن محدود وسائل کی وجہ سے رواں مالی سال میں منظور شدہ اسامیوں کو تخلیق نہیں کیا جاسکا۔ تاہم ان منظور شدہ اسامیوں کو مالی سال 21-2020 میں تخلیق کی جائیں گی جس سے بے روزگاری کی شرح میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔

جناب سپیکر!

13. سرکاری ملازمین حکومتی امور کی انجام دہی اور نظام کی بہتر کارکردگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے مالی وسائل کی کمی کے باوجود ہم نے اپنے ملازمین کو ملک کے دوسرے صوبوں کے ملازمین کے برابر لانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. حکومت گلگت بلتستان زیر نگرانی مختلف محکموں کے 8 ہزار اسامیوں کو اگلے درجے میں اپ گریڈ کی گئی ہیں۔
2. 10 ہزار اسامیوں کو اگلے درجے میں اپ گریڈ کرنے کے لئے حکومت گلگت بلتستان نے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے۔ جیسے ہی وفاقی حکومت سے منظوری ملے گی ان اسامیوں کو بھی اگلے درجے میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

14. گو کہ وفاقی حکومت نے کرونا وبا کے پھیلاؤ پر وسائل کی کمی کی وجہ سے وفاقی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ نہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے تاہم مسلم لیگ (ن) کی صوبائی حکومت کو سرکاری ملازمین کے عمومی مسائل کا ادراک ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے وسائل کی کمی کے باوجود سرکاری ملازمین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آنے والے بجٹ 21-2020 میں یکم جولائی 2020 سے مندرجہ ذیل اقدامات کا اعلان کرتے ہیں:

i. سکیل 1 تا 16 کے ملازمین کی جاری بنیادی تنخواہ میں 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔
ii. سکیل 17 اور اوپر کے ملازمین کی جاری بنیادی تنخواہ میں 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔
iii. جب سرکاری ملازمین کی بات آتی ہے تو غریب اور چھوٹے کنٹیجنٹ پیڈ ملازمین کا ذکر نہیں کرنا زیادتی ہوگی۔ معزز

ایوان کو بخوبی علم ہے کہ ماضی میں بغیر کسی منصوبہ بندی اور ضرورت کے کنٹنجینٹ پیڈ ملازمین کی ایک فوج بھرتی کی گئی ہے تاہم ان ملازمین کی اجرت ایک دوسرے سے نہیں ملتی تھی۔ حکومت نے ان ملازمین کی اجرت کو یکساں اور اس میں اضافہ کرتے ہوئے سال 20-2019 میں کم از کم 14000 ہزار روپے ماہانہ مقرر کی تھی۔ سال 21-2020 میں کنٹنجینٹ پیڈ ملازمین کے لئے بھی ان کی حاصل شدہ ماہانہ اجرت پر 15 فیصد کی تجویز ہے۔

iv. حکومت پنجاب کی Analogy کو اپناتے ہوئے گلگت بلتستان حکومت نے اپنے آفیسران کو لیجسلیٹیو الاؤنس، ایگزیکٹیو الاؤنس، ڈیویلپمنٹ الاؤنس اور آڈٹ اینڈ اکاؤنٹ الاؤنس کا 2017 کی ابتدائی تنخواہ پر اجرا کیا تھا تاہم پنجاب کی صوبائی حکومت نے اپنے آفیسران کو یہ الاؤنس جاری تنخواہ پر دیئے ہیں لہٰذا حکومت گلگت بلتستان نے اپنے آفیسران کو بھی مندرجہ بالا الاؤنس یکم جولائی 2020 سے جاری تنخواہ پر دینے کا فیصلہ کیا ہے اور معزز ایوان میں منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ اس مد میں آنے والے اخراجات کو بجٹ 21-2020 میں شامل کیا گیا ہے۔

v. گلگت بلتستان سیکریٹریٹ میں کام سرانجام دینے والے 650 ملازمین بنیادی سکیل 1 تا 16 کے لئے 2017 کی ابتدائی تنخواہ پر 100 فیصد انسنٹیو الاؤنس یکم جولائی 2020 سے دینے کی تجویز ہے۔

vi. گلگت بلتستان سیکریٹریٹ بشمول گورنر وزیر اعلیٰ اور چیف سیکریٹری آفس میں BS-17 اور اوپر کے آفیسروں کو جب کہ جن کو قبل ازیں ایگزیکٹیو الاؤنس نہیں ملا تھا ان کو انسنٹیو الاؤنس 2017 کی ابتدائی تنخواہ پر 100 فیصد دینے کی تجویز کو بجٹ کا حصہ بنایا گیا ہے تاکہ سیکریٹریٹ کے دیگر آفیسرز جن کو ایگزیکٹیو الاؤنس ملتا ہے ان میں اور موجودہ آفیسروں کے درمیان امتیاز / فرق کو کم کیا جاسکے۔

vii. ہیلتھ پروفیشنل بشمول ڈاکٹرز و پیرامیڈیکل ویسٹ مینجمنٹ سٹاف اور پولیس وانتظامیہ کے وہ ملازم جو کرونا ہسپتالوں کے ڈیوٹی پر متعین ہیں ان کو کرونا صورت حال کے دوران 2017 کی بنیادی تنخواہ پر 100 فیصد رسک الاؤنس یکم جولائی 2020 سے دینے کی تجویز ہے۔ کرونا ڈیوٹی سے برخاست ہونے اور کرونا کی موجودہ صورت حال ختم ہونے پر یہ سہولت بھی ختم ہوگی۔

viii. حکومت گلگت بلتستان میں متعین ریونیو آفیسران کو کچھ مالی سہولت میسر تھیں جو کہ نچلے سطح کے ملازمین فیلڈ قانون گو، گرداور اور پٹواری حضرات اس سہولت سے محروم تھے۔ حکومت گلگت بلتستان ان کے دیرینہ مطالبے کو مانتے ہوئے بجٹ 21-2020 میں اسے شامل کرتے ہوئے ان ملازمین کو ماہانہ 18 عدد ڈے اے اور ایک ہزار روپے الاؤنس برائے سٹیشنری یکم جولائی 2020 سے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ix. حکومت گلگت بلتستان نے ملک کے دوسرے صوبوں کی طرز پر پروفیشنل انجینئرز جو کہ پاکستان انجینئرنگ کونسل سے رجسٹرڈ ہیں اور انجینئرنگ سے متعلقہ آسامی یا محکمے میں کام کرتے ہوں کو بھی 2017 کی بنیادی تنخواہ کا

150 فیصد ٹیکنیکل الاؤنس یکم جولائی 2020ء سے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

x. علما، شیوخ واعظین و دیگر مذہبی ذمہ داران جو مساجد، امام بارگاہ، جماعت خانہ، خانقاہ اور مدرسے کی ڈیوٹی پر متعین ہیں ان کو ہیلتھ انشورنس کی سہولت دینے کے لئے الگ سے ایک سکیم ADP کا حصہ بنادی گئی ہے تاکہ معاشرے کے اس قابل احترام طبقے کو کسی عارضے کی شکل میں حکومتی مدد حاصل ہو۔

xi. نیٹکو کو 25 نئی بسیں لینے کے لئے وسائل بجٹ کا حصہ ہونگی۔

xii. ایکس کیڈر آفیسروں کو انسنٹیو الاؤنس کے مد میں کچھ فنڈز بجٹ کا حصہ بنایا گیا ہے جب کہ ان کا مکمل کیس وفاقی وزارت خزانہ کو ارسال کیا گیا ہے۔

xiii. محکمہ پولیس کے گریڈ 17 سے اوپر آفیسروں کو ایگزیکٹیو الاؤنس دینے کی منظوری دی گئی ہے۔ تاہم ایگزیکٹیو الاؤنس ملنے کے بعد سابقہ اضافی تنخواہ کا الاؤنس ختم کیا گیا ہے۔ جس سے پولیس اور انتظامیہ کے آفیسروں کے تنخواہوں میں فرق ختم ہو جائے گا۔

xiv. محکمہ لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام ضلع کونسلات، لوکل کونسلات اور میونسپل کمیٹیز میں جو کنٹنجنٹ پیڈ سٹاف ہیں اور جو گرانٹ ان ایڈ سے اجرت لیتے ہیں ان کی کم از کم اجرت 10 ہزار ماہانہ کرنے کی تجویز ہے۔

حصہ دوم

گلگت بلتستان کا ترقیاتی میزانیہ برائے مالی سال 21-2020

جناب سپیکر!

15. آپ کو معلوم ہے جب 16-2015 میں حکومت سنبھالی تو ترقیاتی بجٹ 13 ارب 98 کروڑ تھا۔ صوبائی حکومت کی کوششوں کی بدولت اس سال بجٹ 25 ارب تک بڑھایا ہے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 78٪ زیادہ ہے۔

16. موجودہ حکومت نے پانچ سال کی مدت میں 676 سکیموں کو مکمل کرائے ہیں جن کی لاگت 38 ارب 58 کروڑ 70 لاکھ روپے ہے۔

i۔ Rescue 1122 کا تمام اضلاع میں قیام۔

ii۔ جی۔بی کے بڑے بڑے شہروں میں پنجاب طرز پر Waste Management کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت گلی محلوں سے کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ اسطرح حکومت نے شہروں کی صفائی کا مناسب بندوبست کیا ہے۔

iii۔ پورے جی۔بی میں تقریباً 300 کے قریب معلق اور لکڑی کے پلوں کو RCC پلوں میں تبدیل کیا گیا جس سے لوگوں کو روزمرہ زندگی کے اشیاء کی ترسیل میں آسانی پیدا ہوئی۔

iv۔ GB میں سڑکوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے جدید پیور مشین خریدا گیا اور استعمال میں لاتے ہوئے سڑکوں کی معیاری میٹلنگ کا آغاز کیا ہے۔

v۔ اسی حکومت کے دور میں گلگت بلتستان کی صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ بھی کی تکمیل ہوئی ہے۔

vi۔ سرکاری ملازمین کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کثیر المنزلہ عمارتیں تعمیر کرائی ہیں۔ جس سے ملازمین کے رہائشی مسائل کو حل کرنے میں کافی مدد ملے گی۔

vii۔ گلگت بلتستان اپنے مخصوص محل وقوع کی وجہ سے ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں اس لئے حکومت نے رسل و رسائل میں آسانی کے لئے 50 سے زیادہ بڑے RCC پل تعمیر کئے جن میں چھومک، سیلپی، شیر قلعہ، کھرفق، سیلینگ، حسن آباد سکردو اور حملوک گلتری نمایاں ہیں۔

viii۔ اب تک جی۔بی میں 150 کلومیٹر سے زیادہ سڑکوں کو پختہ کیا گیا۔

ix۔ صاف پانی کی فراہمی بھی حکومت کی ترجیحات میں شامل رہی اس لئے فراہمی آب کے مختلف منصوبے مکمل کئے گئے ہیں جن میں واٹر سپلائی سکیمیں امپھری تا بسین، دنیور، سلطان آباد، جٹیال، روندو، شگر اور سکردو میں بورنگ کے ذریعے صاف پانی کی فراہمی کی سکیمیں شامل ہیں۔

x۔ گلگت بلتستان کے 6 اضلاع میں عدلیہ کے دفاتر کا قیام اور گلگت میں چیف جج اور ججز سپریم اپیلٹ کورٹ کے لئے رہائشی منصوبے کی تکمیل۔

xi۔ حکومت نے نوجوانوں کو قومی دھارے میں لانے کے لئے بے روزگار نوجوانوں کے لئے وزیر اعلیٰ انڈومنٹ فنڈ Endowment Fund کے تحت 65 کرڑ روپے کے بلاسود قرضے جاری کئے جس سے تقریباً 50 ہزار افراد مستفید ہوئے۔

xii۔ PSDP کے تحت 14 میگاواٹ پاور پراجیکٹ نلتر کی تعمیر۔

17. مختلف سیکٹرز کی جدید طرز پر ترقی کے لئے ریسرچ اور سروے کرائے گئے ہیں اور UN ٹیکنیکل ٹیم کے تعاون سے درجہ ذیل یونٹس کا قیام عمل لایا گیا۔

ملٹی پل انڈیکیٹر کلسٹر سروے 17-2016 Multiple Indicator Cluster Survey (MICS)

18. محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے سال 17-2016 میں عالمی ادارے یونیسیف کی مدد سے صوبے میں پہلی بار ملٹی پل انڈیکیٹر کلسٹر سروے بھی منعقد کرائے اور حکومت نے اس سروے کی روشنی میں ترقیاتی پروگراموں کو تشکیل دیا ہے جو کہ Evidence Based منصوبہ بندی کی دلیل ہے۔

پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے بنایا گیا یونٹ (Sustainable Development Goals Unit)

جناب سپیکر!

19. حکومت گلگت بلتستان نے UNDP کی تعاون سے پائیدار ترقی کے اہداف (SDG Unit) Sustainable Development Goals کی مدد سے پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اہداف میں غربت کا خاتمہ، اچھی صحت اور بہبود، بھوک کا خاتمہ، معیاری تعلیم، صنفی مساوات، صاف پانی کی فراہمی اور صفائی، صنعت جدت اور انفراسٹرکچر، عدم مساوات میں کمی، پائیدار شہر اور آبادی، موسمیات سے متعلق اقدامات، امن انصاف اور مضبوط ادارے اور مقاصد کے حصول کے لیے شراکت شامل ہیں۔ یونٹ کا قیام عمل میں لانے کے بعد پارلیمانی ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے۔ سٹیئرنگ کمیٹی کی مدد سے مختلف شعبہ جات میں اہداف کے تعین اور کامیابی کے حصول کے لئے کوششیں جاری ہیں، اس سلسلے میں سرکاری محکمہ جات، غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر شراکتی اداروں میں فوکل پرسنز مقرر کر دیے گئے ہیں جو کہ اپنے متعلقہ شعبہ جات میں ان اہداف کے حصول کے لیے یونٹ کی معاونت کریں گے۔ پائیدار ترقیاتی اہداف کے حصول کے لیے دیگر سرکاری اداروں، میڈیا، تعلیمی ماہرین اور نجی اداروں کا تعاون ناگزیر ہے جس کے لیے یونٹ نے آگاہی

بڑھانے کے لیے سیشنز کا انعقاد بھی کیا ہے۔ صوبے میں SDG کے اہداف کے حصول کے لیے سرکاری اداروں کی جانب سے تیار کردہ پالیسیز اور ان کی ترجیحات پر بھی یونٹ کی جانب سے جائزہ لیا جا چکا ہے۔ صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اور PSDP میں شامل ترقیاتی منصوبوں کو پائیدار ترقی کے اہداف سے ہم آہنگ بنانے کے لیے بھی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

20. **غذائیت کی کمی سے نمٹنے کے لئے بنایا گیا یونٹ Scaling Up Nutrition Unit (SUN)**

صوبے میں غذائیت کی کمی سے دوچار اطفال کے لیے یونیسیف کے تعاون سے سکیلینگ اپ نیوٹریشن کے نام سے ایک علیحدہ یونٹ کا قیام بھی 2017 میں لایا جا چکا ہے۔ اس یونٹ کی مدد سے نیوٹریشن کے حوالے سے عوام میں شعور اجاگر کرانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا چکے ہیں۔

21. سول سوسائٹی، ماہرین تعلیم، میڈیا، کمیونٹی آرگنائزیشنز، خواتین کی تنظیموں اور معاشرے کے دیگر طبقات کے تعاون سے غذائیت کے بارے میں شعور کو بہتر بنانے کے لیے اب تک کامیابی سے کئی تربیتی پرگرامز اور ورکشاپس منعقد کرائے جا چکے ہیں۔ Sun Unit کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ صحت نے نیوٹریشن پالیسی کا پی سی ون بھی تیار کیا جا چکا ہے۔ یونٹ نے محکمہ خوراک کے جانب سے تیار کردہ فوڈ ایکٹ بل میں بھی معاونت فراہم کی ہے۔ یونٹ نے غذائیت کی کمی سے دوچار علاقوں میں اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے اپنی سفارشات بھی پیش کی ہیں۔

22. **گلگت بلتستان چائلڈ لیبر سروے Gilgit-Baltistan Child Labour Survey2018-19**

حکومت نے UNICEF کے تعاون سے گلگت بلتستان میں چائلڈ لیبر سروے کرایا گیا ہے جس کی حتمی سفارشات جلد ہی جاری ہونگی۔ سفارشات کی روشنی میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے پالیسی مرتب کی جائے گی۔ سروے کی مدد سے چائلڈ لیبر کی اقسام، بچوں کی تعداد، سکولوں میں بچوں کی تعداد، مختلف سیکٹرز جن میں بچے کام کر رہے ہیں ان کی تعداد، جنس اور عمر کے بارے میں شماریات مرتب کرنے میں مدد ملے گی۔ سفارشات کی روشنی میں چائلڈ لیبر کے تدارک، اس سے وابستہ مشکلات اور ان پر قابو پانے کے لئے مختلف اقدامات ترتیب دینے کے لئے حکومت گلگت بلتستان ایک مربوط وجامع پالیسی ترتیب دے گی۔

GLOF-II پراجیکٹ

جناب سپیکر!

23. گلگت بلتستان اپنے محل وقوع کے حوالے سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ قطبین کے بعد بڑے بڑے گلیشئرز اسی علاقے میں جاتے ہیں، حالیہ سالوں میں کرہ ارض کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور دیگر محرکات کے سبب گلیشیئرز کے پگھلنے کی رفتار میں اضافہ دیکھنے میں آرہاہے جس کی وجہ سے مختلف علاقوں میں جھیلوں کے بننے اور ان سے رسنے والے پانی کی وجہ سے سیلابی صورتحال کا سامنا کرنا پڑرہاہے۔ سیلاب کی وجہ سے کئی آبادیاں خطرات سے دوچار ہو چکی ہیں۔ اس صورتحال پر کڑی نظر رکھنے کے لئے UNDP کی تکنیکی معاونت سے گلگت بلتستان میں GLOF-II کے نام سے ایک پراجیکٹ کا آغاز کیا گیاہے۔ حکومت گلگت بلتستان اس پراجیکٹ پر عمل درآمد کروارہی ہے اور دیگر لائین ڈپارٹمنٹس بشمول گلگت بلتستان ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی، محکمہ زراعت (واٹر منیجمنٹ) محکمہ جنگلات، گلگت بلتستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایجنسی اور ضلعی ڈایزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹیز کی مدد سے اس منصوبے پر کام کیا جارہاہے۔ اس پراجیکٹ کی مالی معاونت وفاقی وزارت برائے موسمیاتی تبدیلی اور Green Climate Fund اور UNDP کی جانب سے کی جارہی ہے۔ حکومت گلگت بلتستان صوبے کی 16 وادیوں میں کام کررہی ہے جو کہ گلیشئرز کے تیزی سے پگھلاؤ کی وجہ سے خطرات سے دوچار ہیں۔ اب تک گلگت بلتستان کی 7 وادیوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے۔ دیگر 9 علاقوں میں کام جون 2020 تک مکمل کیا جائے گا۔ محکمہ موسمیات پاکستان کی جانب سے ان علاقوں کی نشاندہی میں معاونت فراہم کی جارہی ہے۔ اب تک گلگت بلتستان ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی کی جانب سے 75 اضافی گلیشئرز کی نشاندہی کی جاچکی ہے جن کے پگھلنے کی وجہ سے خطرات میں اضافہ ممکن ہے۔ اس صورتحال کے تدارک کے لیئے 12 لاکھ 37 ہزار ڈالرز کی رقم مختص کی جاچکی ہے۔ حکومت گلگت بلتستان ان فنڈز کے درست اور بروقت استعمال کو یقینی بنائے گی۔

Economic Transformation Initiative (ETI-GB)

24. گلگت بلتستان میں اراضی کے کاشت کا تناسب بہت کم ہے لہذا حکومت نے یہاں کے بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کے لئے ایفاد کے تعاون سے ای۔ ٹی۔ آئی پراجیکٹ کے تحت پچاس ہزار ایکڑ یعنی چار لاکھ کنال بنجر اراضی کو زیر کاشت لانا مقصود ہے ۔ جس سے پچاس ہزار گھرانوں کو فی کس ایک ایکڑ (آٹھ کنا) اضافی زمین مہیا ہوگی۔ ابھی تک پندرہ ہزار ایکڑ (ایک لاکھ بیس ہزار کنال) اراضی کو زیر کاشت لایا گیاہے جبکہ دسمبر 2020 تک تقریباً پچیس ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت آئے گا۔ بقیہ کام اگلے سال کے اواخر تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ اس دفعہ شدید سردی اور کویڈ 19 (کرونا) کی وجہ سے کام میں تاخیر ہوئی جس کا

ازالہ ہر ممکن طور پر رواں مالی سال میں کیا جائے گا۔ 400 کلو میٹر رابطہ سڑکوں کا جال بچھانا بھی اس پروگرام میں شامل ہے جس میں تین سو پچاس کلومیٹر زیر تکمیل ہے۔ سات آر۔ سی۔ سی پل بھی اس سال جولائی تک بن جائیں گے۔

25. کسانوں کو زرعی شعبہ میں مدد کے لئے دو سو بیس کو آپریٹو سوسائٹیز کا قیام عمل میں لانا ہے جس میں ایک سو پچاس کو آپریٹو سوسائٹیز پر کام جاری ہے اس مدت میں پانچ سو سے زیادہ خوبانی کے مخصوص قسم کے باغات، 300 تک ٹنل فارمنگ جس سے خواتین اور زمینداروں کی زرعی صلاحیت بڑھے گی بلکہ سردیوں میں تازہ سبزی، کھیرا اور ٹماٹر گلگت بلتستان میں بھی دستیاب ہو۔

26. یہ پروگرام جو کہ اب چار اضلاع میں زیر عمل ہے اس کا پھیلاؤ گلگت بلتستان کی بقیہ 6 اضلاع تک بڑھایا جائے گا جس سے تقریباً 75 ہزار گھرانے اور 5 لاکھ کنال زمین زیر کاشت آئے گی۔ ایفاد کا اس پروگرام میں مالی تعاون ہے جبکہ حکومت اٹلی اور پاکستانی حکومت بھی اس سلسلے میں باہمی تعاون پر رضامند ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر!

27. اب میں ایوان کے سامنے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 21-2020 کی تفصیلات پیش کرنا چاہوں گا آپ تمام معزز ممبران کی توجہ گزشتہ سال کی کامیابیوں کی طرف دلانا چاہوں گا جو کہ حکومت گلگت بلتستان نے حاصل کی ہیں۔

28. آپ سب خواتین و حضرات کے علم میں ہے کہ پچھلے پانچ سالوں سے الحمد اللہ حکومت گلگت نے وفاق سے فراہم کردہ مکمل ترقیاتی بجٹ فنڈز کا 100 فیصد استعمال ہو رہا ہے۔ جو پورے پاکستان میں ایک مثال ہے اور اس طرح مربوط ترقی کی طرف گلگت بلتستان کو گامزن کیا جو کہ مستقبل میں گلگت بلتستان کی ترقی کے لئے انتہائی خوش آئند ہے۔ آئندہ مالی سال 2020-21 وفاقی حکومت نے گلگت بلتستان کے ADP کے لئے 15 ارب روپے مختص کئے ہیں جو گزشتہ سال کے ایلوکیشن کے مساوی ہیں کشمیر افیئرز کے زیر نگرانی PSDP کے سکیموں کے لئے فنڈز 2.85 ارب سے بڑھا کر 10 ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ گزشتہ سال سے 7 ارب زیادہ ہیں جس پر ہم وفاق کے مشکور ہیں کیونکہ COVID-19 بحران کی وجہ سے کٹوتی کا خدشہ تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے انشاء اللہ گلگت بلتستان ترقی کی جانب گامزن ہو گا۔ یہاں میں گڈ گورننس کے لیے کیے گئے مزید چند اقدامات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہونگا جو کہ درج ذیل ہیں:۔

1 ۔ وفاقی اداروں، پلاننگ کمیشن اور فنانس ڈویژن اسلام آباد کے ساتھ مسلسل اور موثر رابطوں کے ذریعے ترقیاتی بجٹ کا حصول۔

2۔ ترقیاتی فنڈز کو سست رفتار سکیموں سے تیز رفتار سکیموں کی طرف بروقت منتقلی۔ جس کی وجہ سے ریکارڈ فنڈز کا استعمال یقینی بنایا جاسکا۔

3۔ ٹارگٹڈ اور مکمل ہونے والی سکیموں کے لیے ضروری فنڈز کا اجراء۔

4۔ موئثر کوآرڈینیشن اور رِیویو میٹنگز کے ذریعے تمام محکمہ جات کی کارکردگی کی جانچ پڑتال۔

29. اس سال وفاقی حکومت نے 4 کھرب 71 ارب سے زائد لاگت کے کئی منصوبے گلگت بلتستان کے لئے PSDP میں شامل کئے ہیں جن کے لئے 32 ارب مختص کئے گئے ہیں چند بڑے منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ 20 میگاواٹ پاور پراجیکٹ ہنزل گلگت لاگت 6 ارب 27 کروڑ 35 لاکھ روپے۔

2۔ 26 میگاواٹ پاور پراجیکٹ شغر تھنگ سکردو لاگت 4 ارب 84 کروڑ روپے۔

3۔ 4 میگاواٹ پاور پراجیکٹ تھک چلاس لاگت 1 ارب 32 کروڑ روپے۔

4۔ 16 میگاواٹ پاور پراجیکٹ نلتر-III لاگت 2 ارب 90 کروڑ روپے۔

5۔ 34.5 میگاواٹ ہرپو پاور پراجیکٹ لاگت 9 ارب 52 کروڑ 28 لاکھ روپے۔

6۔ ریجنل گرڈ کا منصوبہ لاگت 5 ارب روپے۔

7۔ گلگت بلتستان میں سپارکو کے تعاون سے خلائی تحقیقی سنٹر کا منصوبہ لاگت 56 کروڑ 56 لاکھ روپے۔

8۔ سکردو بلتستان میں لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل کالج کا قیام لاگت 60 کروڑ 20 لاکھ روپے۔

9۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام جی بی لاگت 93 لاکھ روپے

10۔ پاپولیشن ویلفیر کا منصوبہ لاگت 27 کروڑ 28 لاکھ روپے۔

11۔ ہیپٹا ئیٹس پر قابو پانے اور اس سے بچاؤ کا پروگرام لاگت 5 کروڑ 97 لاکھ روپے۔

12۔ گلگت شہر میں سیوریج اینڈ سینیٹیشن کا مربوط نظام لاگت 3 ارب۔

13۔ 50 بستروں پر مشتمل امراض قلب کا جدید ہسپتال لاگت 1 ارب 51 کروڑ 30 لاکھ روپے۔

14۔ کنوداس آرسی سی برج سے نلتر ائیر فورس بیس تک ایکپریس روڈ لاگت 2 ارب 62 کروڑ 68 لاکھ روپے۔

15۔ شندور تا گلگت روڑ لاگت 16 ارب 75 کروڑ روپے۔

16۔ KIU میں انجینئرنگ فیکلٹی اور سکردو میں KIU کیمپس کا قیام لاگت 1 ارب 64 کروڑ روپے۔

17۔ یونیورسٹی آف بلتستان کا قیام لاگت 1 ارب 74 کروڑ۔

18۔ پورے گلگت بلتستان میں 3G اور 4G کی کوریج کو مزید بہتر اور فعال بنانے کا منصوبہ لاگت 2 ارب 99 کروڑ 50 لاکھ روپے۔

19۔ سنتھیٹک ہاکی ٹرف گلگت لاگت 12 کروڑ 37 لاکھ روپے۔

20۔ دیامر بھاشا ڈیم بھی 4 کھرب روپے سے زائد لاگت سے تعمیر کیا جارہا ہے۔

21۔ گلگت بلتستان میں خوش گاؤ کے نشوونما کے لئے 5 کروڑ 95 لاکھ روپے۔

22۔ فوڈ پروسسنگ اور معدنیات تراشی سنٹرز کے قیام کے لئے 5 کروڑ 60 لاکھ روپے۔

30. رواں مالی سال 20-2019 کے دوران گلگت بلتستان کے ترقیاتی پروگرام کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے 15 ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر!

31. پہلی دفعہ Participatory Development Approach کے تحت ترقیاتی عمل کو عوام کی شراکت داری کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ACS (Dev) کی سربراہی میں تمام اضلاع کے تفصیلی دورے کئے گئے تاکہ تمام Stack Holder سے ترقیاتی پروگرام میں ضروری Input حاصل کیا جائے۔ جس سے ترقیاتی عمل میں حائل رکاوٹوں اور ان کو دور کرنے کے لئے اقدامات میں کافی مدد ملی ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اگلے سال کے (Priorities) کے لئے مشاورت کی گئی اور انتظامیہ، اکابرین اور تمام جملہ عوام کے مشورے سے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس سے عوام کی شراکت داری یقینی ہوگی۔ ترقیاتی عمل میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لئے Timeline دیئے گئے ہیں جس کا جولائی اگست میں از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

32. گلگت بلتستان کے سالانہ ترقیاتی میزانیہ 21-2020 کو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ جس کے مطابق 102 ارب 43 روپوں سے PSDP کے تحت چلنے والے 11 منصوبوں کے لیے مختص کرنے کی سفارش ہے۔ ان منصوبوں میں شعبہ برقیات کے 6 جاری منصوبے، صحت کے 2 منصوبے، مواصلات کا 1 منصوبہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کا 1 منصوبہ اور GDA کا ایک منصوبہ شامل ہے۔ جبکہ باقی 15 ارب روپے گلگت بلتستان کے سالانہ ترقیاتی میزانیہ برائے مالی سال 21-2020 کے بلاک ایلوکیشن کیلئے مختص

کرنے کی سفارش ہے۔ کل رقم کا 80 فیصد جاری منصوبوں کے لئے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جب کہ باقی ماندہ 20 فیصد نئے منصوبوں کے لئے مختص کرنے کی سفارش ہے۔

جناب سپیکر!

33. گلگت بلتستان کی بلاک ایلوکیشن کو بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یعنی گلگت بلتستان سطح کے منصوبہ جات 10 اضلاع میں آبادی کے درج ذیل تناسب سے تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔

01۔ ضلع گلگت 17 فیصد

02۔ ضلع سکردو 15 فیصد

03۔ ضلع دیامر 15 فیصد

04۔ ضلع غذر 14 فیصد

05 ضلع گانچھے 10 فیصد

06۔ ضلع استور 8 فیصد

07۔ ضلع ہنزہ 06 فیصد

08۔ ضلع نگر 06 فیصد

09۔ ضلع شگر 05 فیصد

10۔ ضلع کھرمنگ 05 فیصد

جناب سپیکر!

34. اگلے مالی سال 21-2020 کے تحت خصوصی ترقیاتی پیکج کے لیے مبلغ 15 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں CM LG&RD SDGs Program فیزیبلٹی سٹڈیز، مختلف نوعیت کی ریسرچ اسٹڈیز، ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام اور GDA/SDA شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

35. اب میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 کے شعبہ جاتی تفصیلات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

1) **محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:**

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، زکواۃ، کوآپریٹیوز، نارکوٹکس صوبے کیلئے ریوینیو اکھٹا کرنے والا سب سے اہم ادارہ ہے۔ رواں مالی سال میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے کل 10 منصوبے شامل تھے۔ جن میں 9 جاری اور 1 نئے ترقیاتی منصوبے شامل تھے۔ جن کی کل لاگت 57 کروڑ اور 33 لاکھ روپے بنتی ہے۔ اگلی مالی سال 21-2020 کے لئے 11 کروڑ 7 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

2) **محکمہ داخلہ و جیل خانہ جات:**

صوبے میں امن وامان برقرار رکھنے اور ضلعی انتظامیہ کے ذریعے موئثر کوآرڈینیشن اور گُڈ گورننس کا موئثر نظام قائم کرنے کا ذمہ دار ادارہ محکمہ داخلہ ہے۔ رواں مالی سال میں محکمہ داخلہ اور جیل خانہ جات کے شعبے میں کُل 42 منصوبے شامل تھے۔ جن کی مجموعی لاگت 2 ارب 89 کروڑ 49 لاکھ روپے ہے۔ ان تمام منصوبوں کی بھر وقت تکمیل کے لئے اگلے مالی سال 2020-21 کے لئے مبلغ 27 کروڑ 28 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں:

3) **محکمہ قانون:**

صوبے میں قانون کی عملداری اور موثر عدالتی نظام کے تحت بروقت انصاف کی فراہمی اس محکمہ کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ رواں مالی سال میں محکمہ قانون کو مزید فعال بنانے کے لئے اس شعبے میں کل 11 منصوبے شامل تھے۔ اگلے مالی سال 2020-21 کے لئے اس شعبے میں مبلغ 10 کروڑ 67 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

4) **محکمہ اطلات عامہ:**

موجودہ دور میں غلط معلومات کی تشہیر اور سوشل میڈیا کے ذریعے عوام میں انتشار پھیلایا جاتا ہے۔ اور ترقی کے عمل کو سبوتاژ کیا جاتا ہے۔ معلوماتی محاز پر جنگ لڑنے کے لئے محکمہ اطلاعات کو جنگی بنیادوں پر استوار کرنا ازحد ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔ رواں مالی سال میں محکمہ اطلاعات کے شعبے میں کُل 3 منصوبے شامل تھے۔ جن کی کل لاگت 16 کروڑ 69 لاکھ روپے بنتی ہے ۔اس لئے اطلات و نشریات کے شعبے میں مزید ترقی کے لئے مالی سال 21-2020 مبلغ 2 کروڑ 19 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

5) **محکمہ سروسز/انتظامیہ/کیبنٹ:**

رواں مالی سال میں مذکورہ بالا ادارے کے لئے 5 ترقیاتی منصوبے شامل تھے۔ جن کی مجموعی لاگت 61 کروڑ 88 لاکھ روپے ہے۔ جن میں 5 جاری ترقیاتی منصوبے شامل ہیں۔ جس کا بنیادی مقصد محکمہ سروسز، انتظامیہ کی فعالیت ہے۔

اس شعبے میں مزید بہتری لانے کے لئے اگلے مالی سال 21-2020 میں مبلغ 3 کروڑ 1 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

6) **محکمہ تعمیرات عامہ:**

محکمہ تعمیرات عامہ گلگت۔ بلتستان کو مالی سال 20-2019 کے لئے ابتدا میں کل 3 ارب 97 کروڑ 44 لاکھ 48 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے۔ تاہم محکمہ تعمیرات عامہ نے انسانی اور تکنیکی وسائل کی کمی کے باوجود ماہرانہ حکمت عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے 3 ارب 88 کروڑ 16 لاکھ 77 ہزار روپے خرچ کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ جو کہ ابتدائی مختص شدہ ترقیاتی رقم کا 30% زیادہ بنتا ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ نے مالی سال 20-2019 میں نہ صرف کام کے معیار کو یقینی بنایا فنڈز کو ترقیاتی سکیموں پر زیادہ سے زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ اس سال محکمہ تعمیرات عامہ نے چند اہم منصوبوں کی تکمیل کو یقینی بنایا جنکی تفصیل متعلقہ سیکٹر میں زکر کیا گیا ہے آئندہ مالی سال 2020-21 کے لئے اس شعبے کو 2 ارب 83 کروڑ 77 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں:۔

ا۔ آب پاشی نظام

اس شعبے میں ترقیاتی منصوبوں کی مد میں مالی سال 20-2019 کے دوران کل 3 کروڑ 15 لاکھ 8 ہزار روپے رکھے گئے تھے جس میں سے 37 لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ جس کی بدولت 13 میں سے 2 منصوبے مکمل کیے گئے ہیں۔ اس طرح اس شعبے میں اس سال باقی ماندہ ترقیاتی منصوبوں پر کام تیزی سے جاری ہے۔

۲۔ فزیکل، پلاننگ وہاوسنگ (PPH)

اس شعبے میں ترقیاتی سکیموں کی مد میں مالی سال 20-2019 کے لئے محکمہ تعمیرات عامہ میں 76 کروڑ 90 لاکھ 58 ہزار روپے رکھے گئے تھے جن میں سے 56 کروڑ 66 لاکھ 84 ہزار روپے خرچ کیے گئے۔ جس کی بدولت 181 سکیموں میں سے 06 منصوبے مکمل کیے گئے ہیں۔ جن میں پیوریفکیشن پلانٹس (Purification Plants) نومل، دنیور، اوشکھنداس، نومل، واٹر سپلائی کی سکیمیں جن میں چیف کورٹ، سپریم اپیلیٹ کورٹ، اور مضافاتی علاقوں میں صاف پینے کے پانی کی ٹنکیاں بنانا، ریسٹ ہاوس ہوپر کی بحالی اور کشادگی، ہنزہ میں واٹر سپلائی سسٹم، کھرمنگ اور منتوکھہ میں پانی کے نئے سکیمیں شامل ہیں۔ واٹر سپلائی

سسٹم سکردو ٹاؤن، واٹر سپلائی سکیم گوریکوٹ / بولان استور اور گریٹر واٹر سپلائی شامل ہیں۔ ان منصوبوں پر تیزی سے کام جاری ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ جنکی کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔ تعمیر سول سیکریٹریٹ جوٹیال جسکی لاگت 90 کروڑ روپے ہے۔

2۔ گلگت بلتستان اسمبلی بلڈنگ فیز-II گلگت جس کی لاگت 53 کروڑ 20 لاکھ روپے ہے۔

3۔ ملٹی سٹوری بلڈنگ برائے سرکاری ملازمین گلگت بلتستان جس کی لاگت 20 کروڑ روپے ہے۔

4۔ کمشنر آفس گلگت جس کی لاگت 8 کروڑ 58 لاکھ روپے ہے۔

5۔ کمشنر آفس چلاس جس کی لاگت 10 کروڑ روپے ہے۔

6۔ بارڈر پاس بلڈنگ سول سیکریٹریٹ گلگت جس کی لاگت 4 کروڑ 75 لاکھ روپے ہے۔

7۔ واٹر سپلائی سکیم ٹاون ایریا گلگت جس پر 10 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

8۔ واٹر سپلائی سکیم جگلوٹ، بونر، منی مرگ جس کے لئے 42 کروڑ 10 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

9۔ واٹر سپلائی سکیم خپلو ٹاون جس کے لئے 12 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

10۔ واٹر سپلائی سکیم درمدر جو کہ 40 کروڑ روپے کے خطیر رقم سے مکمل ہوگی۔ ان کے علاوہ واٹر سپلائی ہنزہ اور واٹر سپلائی چلاس شامل ہیں۔

۳۔ مواصلاتی نظام:

موجودہ حکومت نے گلگت بلتستان کے مواصلاتی نظام پر خصوصی توجہ دی ہے اس شعبے میں رواں مالی سال 20-2019 میں 2 ارب 17 کروڑ 38 لاکھ 82 ہزار روپے رکھے گئے تھے جس میں سے 2 ارب 91 کروڑ 36 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جس کی بدولت اس سال 310 منصوبوں میں سے 19 منصوبے مکمل کئے گئے ہیں جس میں حلقہ نمبر I اور حلقہ نمبر II اور حلقہ نمبر III گلگت میں نئے روڈز کی تعمیر، جگلوٹ تا نگیر روڈ کی تعمیر، داریل / تانگیر / ڈوڈوشال / گوہر آباد اور کھنر میں لنک روڈز کی تعمیر ،سوسٹ نالہ میں 45 میٹر آر سی سی پل کی تعمیر، حسن آباد گھانچے میں آر سی سی پل کی تعمیر، میٹلنگ روڈ چورکا سے حیدر آباد شگر، رٹو سے گشاٹ روڈ کی تعمیر اور حلقہ 4 اور 5 نگر میں روڈز کی تعمیر کا کام شامل ہیں۔

اس کے علاوہ درجہ ذیل اہم منصوبے جن پر تیزی سے کام جاری ہے جن میں سے بیشتر تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

1۔ 210 میٹر آر سی سی پل سلطان آباد سے چھلمس داس گلگت جس کی لاگت 60 کروڑ روپے ہے۔

2۔میٹلنگ روڈ حلقہ نمبر۔III گلگت جس کی لاگت 41 کروڑ 68 لاکھ 45 ہزار روپے بنتی ہے۔

3۔ آر سی سی پل شیر قلعہ ضلع غذر جس کی لاگت 6 کروڑ 90 لاکھ روپے ہے۔

4۔ آر سی سی پل چھومک ضلع شگر جس کی لاگت 39 کروڑ 90 لاکھ روپے ہے۔

5۔204 میٹر آر سی سی پل سیلنگ ڈسٹرکٹ گھانچے جس کی لاگت 32 کروڑ 32 لاکھ 25 ہزار روپے ہے۔

6۔228 میٹر آر سی سی پل کھرفک ضلع گھانچے 32 کروڑ 39 لاکھ 20 ہزار روپے ہے۔

7۔استور ویلی روڈ ڈسٹرکٹ استور جس کی لاگت 33 کروڑ 53 لاکھ 30 ہزار روپے ہے۔

8۔ تعمیر داریل تانگیر روڈ جس کی لاگت 19 کروڑ 15 لاکھ روپے ہے۔

9۔ تعمیر آر سی سی پل 140 میٹر بونجی ڈسٹرکٹ استور جس کی لاگت 27 کروڑ 38 لاکھ 50 ہزار روپے ہے۔

10۔ چھوٹی سسپنشن پلوں کو آر سی سی پل میں تبدیلی ڈسٹرکٹ گلگت جس کی لاگت 40 کروڑ روپے ہے۔

11۔ چھوٹی سسپنشن پلوں کو آر سی سی پل میں تبدیلی ڈسٹرکٹ دیامر جس کی لاگت 30 کروڑ روپے ہے۔

12۔ تعمیر روڈ ایکسپریس وے ہوائی اڈہ سے کلفٹن پل ڈسٹرکٹ سکردو جس کی لاگت 15 کروڑ روپے ہے۔

13۔ تعمیر ویگن ایبل روڈ سکردو روڈ سے رٹوبارچی اور کھلتارو روڈ کے ساتھ ساتھ 2 عدد پکے پلوں کی تعمیر جن کی لاگت 21 کروڑ 80 لاکھ 50 ہزار روپے ہے۔

14۔میٹلنگ روڑ عالم پل سے جگلوٹ گلگت۔

وفاقی حکومت کی مالی معاونت سے 34 آر سی سی پل کنوداس تانلتر (43 کلو میٹر روڈ) گزشتہ سال 17-2016 میں منظور کیا گیا تھا جس کی لاگت 2 ارب 62 کروڑ 68 لاکھ 72 ہزار روپے ہے۔ یہ منصوبہ گلگت بلتستان کا سب سے بڑا منصوبہ ہے اس منصوبے کے مکمل ہونے سے علاقے کے عوام کے لئے سفری سہولیات کے ساتھ ساتھ سیاحت کو بھی وسیع پیمانے پر فروغ حاصل ہو گا۔اس منصوبے پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔

6) شعبہ برقیات(Power Sector)

جناب سپیکر!

آپ کو علم ہے کہ گلگت بلتستان نے پن بجلی پیدا کرنے کی کافی صلاحیت ہے اس لئے گلگت بلتستان کی حکومت نے توانائی کے شعبے میں صوبے کو خود کفیل بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اور اس نے آغاز سے ہی حکومتی اداروں یعنی محکمہ پلاننگ اینڈ

ڈویلپمنٹ اور محکمہ برقیات سے ملکر بجلی کی استعداد کو بڑھانے کے سلسلے میں فوری اقدامات کئے جن سے درمیانے مدت کے منصوبوں کو مکمل کرنے میں نمایاں مدد ملی۔ صوبائی حکومت کے ان اقدامات کی وجہ سے بجلی کے شعبے میں درپیش مسائل کافی حد تک حل ہوئے اور بجلی کی شدید کمی میں نمایاں فرق آگیا ہے۔ رواں مالی سال 20-2019 کے گلگت بلتستان کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں توانائی کے شعبے میں 103 منصوبے شامل کئے گئے تھے۔ جن کی کل مالی لاگت 19 ارب 73 کروڑ 15 لاکھ روپے ہیں جن کی مجموعی پیداواری صلاحیت 90.5 میگاواٹ ہے۔ اس کے علاوہ وفاقی ترقیاتی پروگرام میں گلگت بلتستان کے توانائی کے شعبے کے 8 منصوبے شامل ہیں جن کی کل مالیاتی لاگت 47 بنتی ہے جن کی مجموعی پیداواری صلاحیت 163 میگاواٹ ہے ان میں سے 4 منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی کل پیداواری صلاحیت 80.5 میگاواٹ ہے۔

1۔ مالی سال 20-2019 کے دوران کل بجلی گھر 3 ارب 19 کروڑ 60 لاکھ کی لاگت سے مکمل ہونے تھے جس میں اب تک 12 منصوبے 3 ارب 10 کروڑ 99 لاکھ 3 ہزار روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکے ہیں جن کی مجموعی پیداواری صلاحیت 18.9 میگاواٹ بنتی ہے۔ ان منصوبوں میں 2.5 میگاواٹ ڈور مومشکو، 1 میگاواٹ دنیور، 2 میگاواٹ خنبری، 2 میگاواٹ بٹوغہ، 0.5 میگاواٹ نرسکردو، 2.4 میگاواٹ درمدر غذر، 1.5 میگاواٹ گلمتی، 2 میگاواٹ سنگل، 0.3 میگاواٹ دسکرم، 2 میگاواٹ گودائی، 2 میگاواٹ حسن آباد اور 0.5 میگاواٹ التر ہنزہ۔

2۔ رواں مالی سال کے اختتام تک پن بجلی کے مزید 22 منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

اگلے مالی سال 21-2020 میں اس شعبے کے لئے 3 ارب 27 کروڑ 18 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سال 21-2020 میں بجلی کی کمی اور لوڈشیڈنگ پر قابو پانے کے لئے 50 کروڑ روپے کے لاگت سے ڈیزل جنریٹرز بھی خریدے جائیں گے۔ جس سے عوام الناس کو بجلی کی مسلسل فراہمی کو ممکن بنانے اور لوڈشیڈنگ کو ختم کرنے میں خاطر خواہ مدد ملے گی اس کے ساتھ ساتھ درمیانہ مدت کے اچھی پیداواری صلاحیت کے حامل پن بجلی گھروں کو بھی مالی سال 21-2020 میں شامل کرنے کی تجویز ہے ۔مالی سال 21-20202 کے لئے اس شعبے کو 3 ارب 56 کروڑ 73 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

7) سماجی بہبود کا شعبہ (Social Welfare)

سماجی بہبود کا شعبہ وفاقی حکومت سے صوبائی حکومت کو دو سال پہلے منتقل کیا گیا۔ اس نئے اور انتہائی اہم شعبے کے لئے سال 20-2019 میں 28 سکیمیں جن کی لاگت 1252.022 ملین روپے بنتی تھی کو 43.884 ملین روپے ریلیز کئے سماجی بہبود

کے تحت 690 معذور افراد کو 2500 روپے ماہانہ وظیفہ دیا گیا، تاکہ معذور افراد کی مالی معاونت کی جائے اور خواتین کو بااختیار اور ہنر مند بنانے کے لئے مختلف سکیموں کو پیسے ریلیز کر دیئے گئے۔ اس شعبے کے اندر بچوں کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کی روک تھام کے لئے Child Protection کا قیام عمل میں لایا گیا اور بے روزگار نوجوانوں کو کاروبار کی مد میں اخوت کے اشتراک سے 1 ارب روپے کے قرضے دیئے گئے۔ مالی سال 21-2020 کے لئے اس شعبہ کو 65 لاکھ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

8) شعبہ تعلیم (Education)

جناب سپیکر!

کسی بھی قوم کی ترقی کا دارومدار اسکے شہریوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنر مند ہونے میں ہے۔ ہماری حکومت کی اولین ترجیح تعلیم عام کرنے کے ساتھ اپنے نوجوانوں کو ہنر مند بنانا اور موجودہ تعلیمی نظام کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ مالیاتی سال برائے 2019-20 کے لئے تعلیم کے شعبے میں 266 سکیموں کے لئے 1.305 بلین روپے مختص کئے گئے تھے۔ جن میں 171 جاری سکیمیں، 95 نئی سکیمیں شامل تھیں 83 سکیموں کو جون 2020 تک مکمل کرنا تھی مگر ملک میں کرونا کی صورت حال کی وجہ سے اس شعبہ میں صرف 48 سکی میں مکمل کی جاسکیں گی۔ جن میں لڑکیوں کے لئے 10 اور لڑکوں کے لئے 3 پرائمری سکول، لڑکیوں کے لئے 8 اور لڑکوں کے لئے 5 پر مڈل سکول، لڑکیوں کے لئے 3 اور لڑکوں کے لئے 11 ہائی سکول، لڑکیوں کے لئے 2 اور لڑکوں کے لئے 4 ہائیر سکینڈری سکول، دنیور گلگت میں لڑکیوں کا ایک کالج اور سکردو میں اسپیشل ایجوکیشن کا ایک سنٹر مکمل کئے جائیں گے۔

مالیاتی سال برائے 21-2020 میں درج ذیل سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔

1۔ 10 ماڈل اسکولوں کا قیام
2۔ 159000 طلباء کو مفت نصابی کتابوں کی فراہمی
3۔ دنیور اور مناور کے ڈگری کالجز مکمل ہونگے۔
4۔ چٹور کھنڈ کا انٹر کالج۔
5۔ پھنڈر غذر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہائر سکینڈری سکول۔

6۔ ڈائیریکٹوریٹ آف کالجز گلگت کی عمارت کی تکمیل۔

7۔ پبلک سکول بسین کی عمارت کی تکمیل۔

8۔ 21 پرائمری، 20 مڈل اور 10 ہائی سکولوں کی عمارتیں مکمل ہونگے۔

9۔ ذہین اور نادار طلباء کے لئے 20 ملین روپے فراہم کئے جائینگے۔

جناب سپیکر!

اب میں موجودہ حکومت کی گزشتہ پانچ سالوں میں تعلیم کے شعبوں میں کی جانے والی نمایاں کامیابیوں کا مختصراً تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ چلاس میں کیڈٹ کالج کا قیام۔

2۔ داریل، تانگیر، جگلوٹ اور بسین گلگت میں پبلک سکول کا قیام۔

3۔ دیامر میں 75 ہوم سکولوں کا قیام۔

4۔ خپلو میں ڈگری کالج، گمبہ سکردو، بسین، گوپس، تانگیر، چٹور کھنڈ اور چلاس میں انٹر کالج کی تعمیر اور قیام۔

5۔ 400 ملین روپے کی محکمہ تعلیم میں انڈومنٹ فنڈ کی منظوری۔

6۔ دیامر میں 30 گرلز پرائمری سکولوں اور 4 گرلز مڈل سکولوں کی تعمیر۔

7۔ بلتستان ریجن کی عوام کی دیرینہ مطالبے پر بلتسان یونیورسٹی کی منظوری۔

8۔ تمام ڈگری کالجوں میں چار سالہ BS پروگرام کے لئے عمارتوں کی منظوری۔

9۔ پورے جی۔بی میں سینکڑوں ٹیچروں کی CTSP کے ذریعے شفاف بھرتی۔

10۔ گلگت بلتستان کے مختلف کالجوں کو تقریباً 20 بسوں کی فراہمی۔

11۔ SAP سکولوں کے لئے 750 ٹیچروں کی منظوری۔

12۔ چلاس، غذر اور ہنزہ میں KIU کے کیمپس کا قیام۔

مالی سال 2020-21 کے لئے اس شعبے کو 1 ارب 33 کروڑ 52 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں

9) شعبہ صحت (Health Sector)

جناب سپیکر!

ایک صحت مند قوم ہی تمام اقوام کے ساتھ صحت مندانہ سر گرمیوں میں مقابلہ کر سکتی ہے اور قوموں میں اپنانام پیدا کر سکتی ہے۔ موجودہ حکومت صحت کے شعبہ کو بہت اہمیت دیتی ہے اور عام آدمی تک طبی سہولیات کو بہم پہنچانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔

صحت کے شعبے میں مالیاتی سال20-2019 کے لئے 880.805 ملین روپے 120 منصوبوں کے لئے مختص تھے۔ جن میں 72 جاری اور 48 نئی سکیمیں شامل ہیں رواں مالی سال میں صحت کے شعبے میں 33 سکیموں کو مکمل کرنا تھا۔ مگر COVID-19 کی وجہ سے صرف 12 سکیمیں مکمل کر سکیں گے۔ جن میں گلگت میں RBC Safe Blood Transfusion کی عمارت KFW کے تعاون سے مکمل۔ اس کے علاوہ گلگت میں 3، غذر میں 1، گانچھے میں 2، استور میں 3 اور CM SDG کے تحت 2 منصوبے شامل ہیں۔

حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صحت کے شعبے کو بہت اہمیت دی ہے اور بڑی کامیابیاں حاصل کیں ہیں۔ ان نمایاں کامیابیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ گلگت بلتستان کے دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے موبائل ہسپتالوں کا قیام۔

2۔ تین ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں 300 نرسوں کی ٹریننگ۔

3۔ DHQ ہسپتال گلگت میں ٹراما سنٹر اور سکردو میں ٹراما سنٹر اور ICU کی تعمیر۔

4۔ 400 ملین روپے کی لاگت سے گلگت بلتستان کے بڑے ہسپتالوں میں بائیو جیکل آلات کی فراہمی۔

5۔ 300 بستروں پر مشتمل شہید سیف الرحمن ہسپتال کی تعمیر۔

6۔ حکومت پنجاب کے تعاون سے 228 ملین روپے کی لاگت پر MRI اور CT سکین مشینوں کی فراہمی۔

7۔ 2400 ملین روپے کی لاگت پر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے تعاون سے کینسر ہسپتال کی تعمیر۔

8۔ پورے جی۔ بی میں 10 ایمبولینسوں کی فراہمی۔

9۔ گلگت اور سکردو میں ریجنل بلڈ سنٹر کی تعمیر۔

10۔ 193 ملین روپے کی لاگت پر سوشل ہیلتھ پروٹیکشن Social Health Protection Initiative Programme کی منظوری۔

11۔150 سے زیادہ Health Facilities کا قیام جو FAP سے 300 بستروں پر مشتمل ہسپتال شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

صحت کے شعبے میں مالیاتی سال برائے 21-2020 میں 3694.902 ملین روپے کی لاگت پر 68 نئے منصوبے شامل کرنے کی تجویز ہے۔ گلگت بلتستان سطح پر 5، ضلع گلگت میں 6، سکردو میں 7، گانچھے میں 4، کھرمنگ میں 4، شگر میں 4، دیامر میں 10، ہنزہ میں 13، غذر میں 10، نگر میں 5 اور استور میں 2 صحت کے منصوبے شامل ہیں۔

صحت کے شعبے میں موجودہ ہسپتالوں کی توسیع اور مختلف اضلاع میں دفاتر کے قیام کو اہمیت دی گئی ہے۔

1۔ جی۔بی لیول پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر پلاننگ کو مستحکم اور مانیٹرنگ سیل کے قیام کے لئے منصوبہ شامل کرنے کی تجویز ہے۔

2۔ جی۔بی میں پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹوٹ کے قیام کی تجویز۔

3۔ سکردو، چلاس اور سٹی ہسپتال کے لئے 3 ایم۔ آر۔ آئی مشینوں کی خریداری کی تجویز ہے۔

4۔ جی۔بی کے مختلف ہسپتالوں میں انتہائی نگہداشت یونٹ کے قیام کی تجویز ہے۔

5۔ گلگت میں شہید سیف الرحمن ہسپتال کے لئے آلات / مشینری کے خریدنے کی تجویز ہے۔

6۔ 10 بستروں مشتمل ہسپتال تھگس گانچھے کو 3 بیڈڈ بنانے کی تجویز ہے۔

7۔ 30 بیڈڈ ڈی۔ایچ۔کیو ہسپتال شگر کو آلات، فرنیچر اور گاڑیاں خریدنے کی تجویز ہے۔

8۔ چلاس ہسپتال میں 10 بیڈڈ برن سنٹر کے قیام کی تجویز ہے۔

9۔ 30 بیڈڈ ہسپتال علی آباد ہنزہ کو 50 بیڈڈ بنانے کی تجویز ہے۔

10۔ استور، نگر، غذر، سکردو، شگر، کھرنگ اور گلگت کے مختلف ہسپتالوں کے لئے آلات اور فرنیچر خریدنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت گلگت بلتستان میں غیر متعدی بیماریاں (NCD) عام ہو گئی ہے جس سے لوگوں کی صحت کو شدید خدشات کا سامنا ہے۔ اس لئے حکومت نے اس علاقے میں ان بیماریوں کی عام ہونے کی بنیادی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ایک جامع سروئے کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے 1 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے ذریعے گلگت بلتستان میں امراض قلب، زیابیطس، بلڈ پریشر اور کینسر جیسی بیماریاں عام ہونے کی بنیادی وجوہات کا جائزہ لیں گی اور رپوٹ کی روشنی میں ایسی بیماریوں کے روک تھام کے لئے جامع پروگرام بنائے جائینگے۔ اس کے علاوہ COVID-19 سے بچنے کے لئے 13 کروڑ 52 لاکھ کی لاگت سے چار اضلاع (گلگت، نگر، سکردو اور چلاس) میں قرنطینہ سنٹر کی منظوری اور مختصر مدت میں ان کی تعمیر۔

مالی سال 21-2020 کے لئے اس شعبے کو 1 ارب 27 کروڑ 59 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

10) شعبہ دیہی ترقی LG&RD

رواں مالی سال میں اس شعبے کے لئے 531.155 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اسکے علاوہ بلاک ایلوکیشن کی مد میں 35 کروڑ روپے بھی مختص کئے گئے تھے۔ اس سال 10 منصوبوں کی تکمیل کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ جبکہ 07 منصوبے مکمل کئے گئے۔ ان مکمل کئے گئے منصوبوں میں پانی کے منصوبے، زرعی آبپاشی کے پاءپ اور واٹر ٹینک کے منصوبے شامل ہیں۔

مالی سال 21-2020 نئے مالی سال کے لئے دیہی ترقی کے شعبے کے لئے 520 ملین اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اسکے علاوہ یونین کونسل کی سطح پر دیہی ترقی کے چھوٹے منصوبوں کے لئے بلاک ایلوکیشن کی مد میں۔ 350 ملین روپے مختص کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

11) NRM (Natural Resource Management)

جناب سپیکر!

گلگت بلتستان کے 80 فیصد سے زیادہ آبادی کا انحصار قدرتی وسائل پر ہے۔ ان ذرائع میں زراعت، معدنیات، ماہی پروری اور جنگلات و جنگلی حیات شامل ہیں۔ رواں مالی سال اس شعبے کی ترقی کے لئے ہماری حکومت نے اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔ جن کی

وجہ سے اس شعبے نے قابل قدر ترقی حاصل کی ہے۔ اگلے مالی سال کے لئے اس شعبے میں مبلغ 42 کروڑ 27 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس اہم شعبے کے ذیلی محکمہ جات کے محاصل وکارکردگی کچھ اس طرح سے ہے:

12) شعبہ زراعت، امور حیوانات وماہی پروری:

محکمہ زراعت نے رواں مالی سال 21-2020 میں اعلیٰ نسل کے پودوں کی پیداوار میں اضافے کے لیے تقریباً 1 لاکھ 25 ہزار کے اعلی نسل کے پھل دار پودے رعایتی نرخوں پر زمینداروں میں تقسیم / فروخت کئے گئے۔ اس کے علاوہ 130 سے زیادہ نمائشی باغات کا قیام، 12 ٹن سے زیادہ اعلیٰ نسل کے مختلف فصلوں کے بیج کی پیداوار ہوئی۔ 21-2020 اہم اہداف کے حصول کے لئے اس شعبہ کو 11 کروڑ 94 لاکھ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

13) شعبہ جنگلات وجنگلی حیات وماحولیات:

حکومت کے خالصہ بنجر اراضیات اور نجی زمینوں پر وزیر اعظم پاکستان کے "ٹین بلین ٹری سونامی پروگرام" کے تحت اگلے 4 سالوں میں 17 کروڑ پودوں کی شجرکاری، سڑکوں کے کنارے سلوپ پلانٹیشن میں اضافہ کی تجویز ہے اس کے علاوہ گلگت بلتستان کے مذید علاقوں کو کمیونٹی کنٹرولڈ ایریا قرار دیا جائے گا تاکہ گلگت بلتستان کا تقریباً 100 فیصد حصہ جنگلی حیات کی غیر قانونی شکار سے محفوظ ہوسکے۔ اگلے مالی سال کے لئے اس شعبے میں مبلغ 9 کروڑ 86 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

14) شعبہ معدنیات وصنعتی ترقی:۔

جناب سپیکر!

گلگت بلتستان میں موجود معدنی ذخائر کی دریافت اور منصوبہ بندی کے لئے مالی سال 20-2019 میں 73 کروڑ 54 لاکھ مالیت کے 15 سکیموں کی تکمیل کے لئے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 2 کروڑ 75 لاکھ مالیت کے 2 سکیمیں مکمل کی گئی ہیں۔ آئندہ مالی سال 21-2020 میں اس محکمہ کو 6 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

15) شعبہ خوراک:۔

جناب سپیکر!

محکمہ خوارک کے ذریعے گلگت بلتستان کے دور دراز علاقوں کے عوام کو گندم کی ترسیل وفراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مالی سال 20-2019 میں 35 کروڑ 45 لاکھ مالیت کے 14 سکیموں کی تکمیل کے لئے مختص کئے گئے تھے اگلے مالی سال 2020-21 میں ان سکیموں پے عمل درآمد کے لئے مبلغ 3 کروڑ 16 لاکھ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

16) **شعبہ سیاحت وثقافت وکھیل وامور نوجوانان:۔**

جناب سپیکر!

گلگت بلتستان کی ترقی میں شعبہ ٔ سیاحت ریڑھ کی ہڈی کے حیثیت رکھتا ہے۔اس شعبہ کی ترقی اور ملکی وغیر ملکی سطح پر اجاگر کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔موجودہ وبائی بحران کے پیش نظر خصوصی SOPs مرتب کئے ہیں تاکہ سیاحت کا شعبہ کم سے کم متاثر ہو۔مالی سال 21-2020 کے لئے اس شعبے میں 11 کروڑ4لاکھ کئے جارہے ہیں۔

17) **گلگت وسکردوڈیویلپمنٹ اتھارٹی:**

گلگت شہر کی ترقی اور خوشحالی میں گلگت ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کانہایت اہم کردار ہے۔بالخصوص شہر کی خوبصورتی، صاف پانی کی فراہمی، نکاسی کا موثر نظام، شمسی توانائی اور ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے اہم منصوبوں میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔GDA کی زیر نگرانی رواں مالی سال20-2019 میں کل 31 ترقیاتی منصوبے شامل ہیں۔جن میں 17 جاری منصوبے اور14 نئے منصوبے شامل ہیں۔اِن منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے اگلے مالی سال 21-2020 کے لئے مبلغ5 کروڑ55لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

36. معزز اراکین اسمبلی کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ترقی کے اس عمل کو آنے والے سالوں میں مزید تیز کیا جائے گا اور سفافیت کو یقینی بناتے ہوئے ترقیاتی عمل کے ذریعے لوگوں کی معیارِ زندگی کو بلند کرنے کی سعی کی جائے گی۔امید کی جاسکتی ہے اس سے ذرائع نقل وحمل، آب پاشی وغیرہ میں بہت بہتری آئے گی اور روزگار کے بے پناہ مواقع پیدا ہونگے۔

جناب سپیکر!

37. اس معزز ایوان سے استدعا کی جاتی ہے کہ حکومت گلگت بلتستان کا نظر ثانی شدہ بجٹ 20-2019 بمع تصحیح شدہ اعداد و شمار30 جون2020 اور تجویز کردہ بجٹ مالی سال 21-2020 کی منظوری عنایت فرمائی جائے۔

38. آخر میں اس معزز ایوان کا صبر وتحمل کے ساتھ مجھے سننے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

*****

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

گلگت بلتستان زندہ باد

پاکستان پائندہ باد